اِنسانی تاریخ کی
انتہائی خطرناک وخُفیہ ترین
تحریک
حقائق ❖ انکشافات

تحریر
ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہٗ اللہ

ناشر
توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)
http://www.quransunnah.com

فہرستِ مضامین

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ. اَمَّا بَعْدُ!

قارئین کرام!

تاریخِ عالم آج تک بےشمار تحریکوں سے روشناس ہوچکی ہے اور آئے دن چشمِ فلک کو نئے نئے ناموں سے موسوم عجیب وغریب نظریات اور پروگراموں کی حامل اور طرح طرح کے لوگوں کی قیادت میں کام کرنے والی تحریکوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اُن میں سے کچھ تحریکیں مُثبت طریقِ کار اور دینی نہیں تو کم از کم دنیاوی مگر اصلاحی وفلاحی نظریات کی پرچارک ہوتی ہیں۔ بعض تحریکیں خالص دینی اور اسلامی ہیں جبکہ بعض ایسی بھی ہیں جو دین کے نام کو شعار بنا کر لوگوں کو اپنے ساتھ ملاتی اور پھر بے دینی کو پھیلاتی ہیں۔ اُنہی رنگا رنگ ناموں اور طرح طرح کے نظریات کی حامل تحریکوں میں سے ایک تحریک کا نام الماسُونیہ، فری میسنری (FREE MASONRY) ہے جس کے طریقِ کار اور عقائد ونظریات کا مطالعہ کرنے سے ایک ایسی خطرناک وخوفناک اور بھیانک جماعت سامنے آتی ہے جس کے متعلق معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اَن پڑھ تو کیا بڑے بڑے پڑھے لکھے مسلمانوں کا اُن کے جال میں پھنس جانا ناممکنات میں سے نہیں۔ اور جو اُن کے جال میں پھنس گیا وہ آہستہ آہستہ دین سے دور ہوتا گیا اور بالآخر دین کا دشمن بن گیا۔ یہی اس تحریک کا نصب العین ہے کہ لوگوں کو دین سے برگشتہ کر کے دنیا میں

بے دینی، اخلاقی بے راہروی اور جنسی انارکی پھیلا دی جائے۔

ہمارا یہ مقالہ پہلے ہماری کتاب ''درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت'' کے ضمیمہ کے طور پر شائع ہوا اور پھر ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور نے اسے قسط وار شائع کیا تھا۔ پھر اِس کی افادیت کے پیش نظر اسے صدیقی ٹرسٹ کراچی نے بھی 1989ء میں ہزاروں کی تعداد میں چھاپا تھا۔

اب ہم اسے اپنے مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ (سیالکوٹ) اور توحید پبلیکیشنز (بنگلور) کی طرف سے ہدیۂ قارئین کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرمائے اور قارئین کے لیۓ باعثِ استفادہ و استزادہ اور مؤلّف کے لیۓ باعثِ اجروثوابِ دارین بنائے۔ آمین!

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ، الخبر
وداعیہ متعاون مراکزِ دعوت وارشاد
الخبر، الظہران، الدمام (سعودی عرب)

المحکمۃ الکبریٰ، الخبر
یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ
۲۰/اپریل ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی تاریخ کی ایک

انتہائی خطرناک و خفیہ ترین تحریک

فری میسنری کا تعارف:

یہ لفظ معرّب ہے جس کا اصل فری میسنری (FREE MASONRY) ہے، جسے آپ جمعیّۃ البنّائین الاحرار یا آزاد معمار تحریک کہہ سکتے ہیں۔ اس کے نام "فری میسنری" سے تو بادیٔ النظر میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کوئی تعمیراتی کمپنی ہے مگر ایسا نہیں بلکہ یہ بظاہر تعمیرِ اخلاق کے لیئے بپا کی گئی آزاد معمار تنظیم ہے جو اس خوبصورت نام کا لبادہ اوڑھے تعمیر کے پسِ پردہ تخریب کاری میں مصروف ہے۔ یہ دنیا بھر کی تمام قدیم و جدید خفیہ تحریکوں میں سب سے مضبوط، منظّم اور دین دشمن یہودی وصہیونی تحریک ہے، لہٰذا اس کے حقیقی اور تفصیلی خدوخال سے پردہ اٹھانا اور تمام مسلمانوں کو اس کا اصلی چہرہ یا روپ دکھا دینا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ کوئی مسلمان نادانستہ ان کے پھیلائے ہوئے دامِ ہمرنگِ زمین کا شکار نہ ہو جائے۔

تاسیس:

اس تحریک کی تاسیس وقیام کے متعلق مختلف اقوال ہیں:

① بعض محققین کے نزدیک اس کی تاسیس کا زمانہ وہ ہے (حِيْنَ كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ قَوْمِهٖ فِي التِّيْهِ) "جبکہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ صحرائے تیہہ میں تھے۔"

② کچھ محققین نے کہا ہے کہ اس تنظیم کا قیام موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا مقابلہ کرنے کے لیئے عمل میں آیا۔ اس کا مؤسِّس اول ہیروڈس دوم تھا۔ اس نے ''مخفی قوت'' کے نام سے اس تنظیم کی بنیاد رکھی۔ تب اس نے نو ارکان پر مشتمل ایک مجلس بنائی۔ ان کا پہلا اجلاس اور باقاعدہ آغاز 43/10/8ء میں ہیکل نامی مقام پر ہوا۔ اس اجلاس میں تمام ارکان نے حلف اٹھایا کہ وہ اپنے معاملہ کو پوری طرح پوشیدہ رکھیں گے اور تنظیم کے ہر مطالبہ پر لبیک کہیں گے اور جو مطالبات پورے کرنے سے کترائے اس کا انجام موت ہوگا۔ اس تحریک نے آغاز سے ہی مسیح علیہ السلام کے حواریوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ ان کے ناپاک ہاتھوں موت کا شکار ہونے والا پہلا شخص پطرس تھا جسے نیرون نے اپنی یہودی بیوی بوبایا کے اکسانے پر قتل کیا۔

③ بعض علماء نے اس تحریک کی تاسیس وقیام کو بہت بعد کا لکھا ہے ان کے نزدیک برٹش جنرل اسمبلی کا پہلا میسنری ممبر 1376ء میں متعارف ہوا جبکہ اس سے قبل ان کا کوئی واضح پتہ نہیں ملتا۔ اس کا پہلا اجتماع 1717ء میں ہوا اور انہوں نے لاطینی نام ARO BUARTEUR CONORIUM سے ایک پرچہ نکالنا شروع کیا جس میں اپنے باطل افکار نشر کرتے تھے۔

نام ''فری میسنری'' کا استعمال:

اس تحریک کا تاروپود بکھیرنے والے محقق ڈاکٹر محمد علی الزعبی کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے مخفی قوت اور اس کے مترادف ناموں سے یہ لوگ کام کرتے رہے اور 1717ء میں انہوں نے لندن کانفرنس میں اپنا یہ نام اختیار کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت جیمس اینڈرسن JAMES ANDERSON(1680-1739ء) نے کی جو اصلاً ونسلاً اسکاٹ لینڈ سے تھا۔ اسی نے ''قوانین'' نامی کتاب لکھی یہ میسنریوں کی قدیم ترین کتاب ہے جو 1723ء میں لندن

میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی۔

اس تحریک کے حدودِ اربعہ کی تلاش میں مسلسل کوشاں بعض علماء کے مطابق یہ نام ''فری میسنری'' کوڈ فرائیڈی بوائلر(CODE FROIDE BOUILLAR) (1061-1100ء) نے استعمال کیا۔اسے پہلے صلیبی حملہ کے بعد صلیبیوں نے قدس کا بادشاہ بنایا تھا۔

دیگر اسماء:

جرمنی میں یہ لوگ فری میسنری کے نام سے مصروفِ فساد تھے اور جونہی انہیں محسوس ہوا کہ ہٹلر کو ہماری اصلیّت کا پتہ چل گیا ہے جبکہ ہٹلر نے یہ پتہ چل جانے کے بعد کہ ان کا تعلق یہودیوں سے ہے، پورے جرمنی میں ان کے تمام مکاتب وادارے بند کردیئے۔تب انہوں نے کروٹ بدلی اور فری میسنری کو چھوڑ کر'' جرمن ہاؤس کلب'' (GERMON HOUSE CLUBS) کا روپ دھارلیا۔پھر جب انہیں پتہ چلا کہ اہلِ فکر ونظر ہمیں اس بہروپ میں بھی پہچان گئے ہیں تو انہوں نے اپنی تنظیم کو''روٹری کلب''(ROTARY CLUB) کا نام دے لیا۔ ایسے ہی یہ بھیس بدلتے رہے۔ لائنز کلب (LIONS CLUB) اور''بِنائی برتھ''(BNAI BRITH CLUB) بھی انہی کے نام ہیں۔

روٹری کلب:

یہ کلب پول پی ہیرس(P.P. HARIS) نے امریکہ کے شہر شکاگو(۱۹۰۵ء) میں بنائی جس کی شاخیں آہستہ آہستہ پورے عالَم میں پھیل گئیں جو انٹرنیشنل روٹری کلب کے نام سے باہم مربوط ہیں اور ان کا صدر دفتر ایفاوسٹن (امریکہ) میں ہے۔اس کلب کے ممبر علاقے کے بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں۔کلبوں کی رونق بڑھانے والوں میں بڑے سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں جو نادانستہ ان کے چنگل میں پھنستے ہیں۔میرا طالب علمی کا زمانہ تھا کہ

لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کی روٹری کلب میں معززین شہر کے لیئے ایک دعوت کا انتظام تھا اور اس میں شہر کے بعض علماء کرام بھی مدعو تھے اور وہ شریک بھی ہوئے۔ یہ نادانستہ پھنسنے نہیں تو کم از کم ان محفلوں کی رونق بڑھانے کی مثال ضرور ہے جن کے پس پردہ انہی لوگوں کے لیئے وہ پروگرام طے ہوتے ہیں جن کی تفصیلات آپ آئندہ سطور میں دیکھیں گے۔

لائنز کلب:

اس کی بنیاد 1951ء میں نیویارک (امریکہ) میں رکھی گئی جو بعد میں واشنگٹن میں منتقل کردی گئی اور پورے عالَم میں اس کی کئی برانچیں کُھل گئیں۔ اس کے ممبران رؤسا وملوک، نواب اور معزز شخصیات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

بِنائی برتھ کلب:

اس کا قیام 1834ء میں عمل میں آیا۔ اِس کے صرف ایک مرکز برلن کی 1903ء میں تقریباً 80 شاخیں تھیں۔ آج کل اس کا صدر دفتر امریکہ میں ہے۔ یہ کلب عورتوں کے ساتھ خاص ہے اور اس کی تقریبا تمام ممبر یہودی عورتیں ہیں۔ ان کلبوں کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیئے ڈاکٹر محمد علی الزعبی کی کتاب ''الماسونیۃ فی العراء'' دیکھیں۔

تنظیم کے زعماء:

اس دشمنِ دین تنظیم کی بنیاد میں کام کرنے والے دو شخص تھے جن میں سے ایک یورپی آدم وائیز ہاپٹ (Adeam Weis Haupt) اور دوسرا امریکی النسل البرٹ پائیک (Albert Pike) تھا۔ ان میں سے اول الذکر 1748ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ مذہبی تعلیم حاصل کرکے وہ مقام پایا کہ علماء دینِ مسیحی میں یگانۂ روزگار ہوگیا۔ اس کمال کو پہنچ کر ایسا شکارِ زوال ہوا کہ دینِ مسیح سے بالکل مرتدّ ہوکر الحادی عقیدہ اپنالیا۔

1770ء میں یہودیوں کے ساتھ مل بیٹھا۔ ان کے علوم وفنون سے استفادہ کیا اور ان کے تعاون سے فری میسنری کی ایک انجمن ''محفل شوق اکبر'' کے نام سے قائم کی اور پھر ایک ''عالمی حکومت'' بنانے کی صدا بلند کی جو پورے عالَم کے اہل فکر ونظر پر مشتمل ہو۔ اس کے اس اعلان سے بے شمار بڑے بڑے ادیب، ماہرینِ علوم وفنون اور علماء اقتصادیات وسیاسیات دھوکے میں آ گئے جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی، جو صدائے تعمیر اس نے لگائی تھی وہ صرف ظاہری روپ تھا۔ اس کا اصل باطنی اور بھیانک مشن یہ تھا کہ پوری دنیا کی حکومتوں میں تخریب کاری ہو اور تمام ادیانِ عالَم کو مٹا دیا جائے۔

طریقِ کار:

اس خوفناک سکیم اور خون آشام غرض کی تکمیل کے لیۓ اس نے جو طریقِ کار وضع کیا اس کے تین بنیادی اصول مرتّب کیۓ، جو یہ تھے:

① صاحب اقتدار اور بااثر ورسوخ لوگوں کو قابو میں لانے کے لیۓ مالی رشوت سے کام لیا جائے اور گوہرِ مقصود تک پہنچنے کے لیۓ جنسی رشوت بھی پیش کرنا پڑے تو دریغ نہ کیا جائے تاکہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہماری جماعت کے مقاصد کے نفاذ کی راہ میں روڑا نہ بنیں بلکہ انہیں اپنے ہاتھوں کا کھلونا بنالیا جائے۔

② ہماری جماعت کے وہ اساتذہ جو یونیورسٹیوں میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں انہیں چاہیۓ کہ وہ ذہنی، ثقافتی اور علمی اعتبار سے فوقیت رکھنے والے طلباء کو زیرِ نظر رکھیں۔ اُن کے اذہان میں اپنے نظریات بھرے جائیں اور جب وہ ہمارے نظریات کو پوری طرح قبول کرلیں تو پھر انہیں اپنے مخصوص مدارس میں تربیّت دی جائے۔ آج کل ان کے یہ تین مخصوص مدارس مصروفِ عمل ہیں۔

پہلا: سکاٹ لینڈ کے شہر گورڈنس ٹاؤن (Gordons Town) میں ہے۔

دوسرا: جرمنی کے شہر سالم (Salam) میں ہے۔

تیسرا: یونان کے شہر آناوریٹا (Anavryta) میں ہے۔

3- ان کے ہاں تیسرا اہم کام یہ ہے کہ وسائلِ نشر واشاعت مثلاً ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات و جرائد پر تسلّط حاصل کیا جائے تا کہ انہیں اپنی مرضی سے استعمال کیا جا سکے۔ (الماسونیہ، ص 20)

یہ خوفناک پلان تیار کرنے اور اسے بڑی حد تک کامیابی سے ہم کنار کرنے کے بعد 1830ء میں آدم وائز ہاپٹ وفات پا گیا۔

. . . . نظر آتے ہیں کچھ:

ان کی اعلانیہ دعوت بڑی دلفریب اور انتہائی جاذب ہوتی ہے جبکہ حقیقت اور اصلی غرض اس کے بالکل برعکس ہے۔ آدم وائز ہاپٹ نے جو نعرہ یگانۂ روزگار مفکّرین کی ایک عالمی حکومت کا لگایا تھا اس سے متاثر ہو کر ہزار ہا اہلِ فکر ونظر جمع ہو گئے تھے۔ وہ نعرہ صرف نعرے کی حد تک تھا تا کہ ایسے لوگوں کو قریب کیا جا سکے۔ اس کی حقیقی غرض تمام موجودہ ادیانِ عالم کی تخریب تھی جس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ 1829ء میں نیو یارک کانفرنس میں ان کے ایک انگریز مقرر رائٹ (Wright) نے یہ کہا تھا کہ ہماری جماعت لادین ملحدوں اور تخریبی و دہشت پسند تحریکوں کی آمیزش سے بننے والی عالمی تنظیم ہے اور یہی سال 1829ء کمیونزم کی تاریخِ ولادت ہے۔ عالمی حکومت بنانے والے ان ''معماروں'' کا یہ کارنامہ کس قدر ناقابل یقین لگتا ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ انہی لوگوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لیئے کرائی۔ اس بات کی حقیقت یہی ہے اور اس کے دستاویزی ثبوت تک موجود ہیں۔ پائیک کا 10 اگست 1971ء کا لکھا ہوا خط برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہے جو ان جنگوں کے پلان اور مقاصد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

فری میسنری کے اسرار:

یہ تاریخِ انسانی کی انتہائی خفیہ تحریک ہے جس کے ممبران کے 33 درجے ہیں اور ہر درجے کا ممبر اپنے سے اوپر والے درجات کے متعلق قطعاً کچھ نہیں جانتا۔

آغاز میں پہلے درجے کے ممبر کو ایک اندھیرے بند کمرے میں لے جایا جاتا ہے جہاں مکمل انسانی ڈھانچہ اور کھوپڑیاں اور زہریلے مصنوعی سانپ رکھے ہوتے ہیں۔ اس کمرے کا نام ''کمرۂ تامّل'' رکھا گیا ہے اور مبتدی کو وہ یہ باور کراتے ہیں کہ بلند مقام حاصل کرنے کے لیئے اس قسم کے ماحول سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اندر اُن کا ایک چیف ہوتا ہے جو بار بار یہ الفاظ دہراتا ہے کہ ''کیا تم میسنری ہونے پر مُصرّ ہو؟'' اگر یہ مبتدی بار بار ہاں کہتا رہے تو ایک گائیڈ اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی اور گلے میں رسی ڈال کر ایک اور ہال میں لے جاتا ہے جہاں دوستونوں کے درمیان اسے کھڑا کر کے اس سے کئی سوال کیئے جاتے ہیں اور آخر میں کہا جاتا ہے کہ تو ایک سخت امتحان سے دوچار ہوگا جس میں ممکن ہے کہ تجھے جان کی بازی بھی لگانی پڑے، لہٰذا ابھی تیرے پاس سوچ و تامل اور غور و فکر کے لیئے کافی وقت پڑا ہے چاہو تو یہیں سے اپنی دنیا میں واپس لوٹ جاؤ قبل اس کے کہ تم سے پختہ عہد اور حلف لیا جائے۔ اگر وہ نَو وارد مُصرّ رہے کہ میں نے میسنری بننا ہے تو چیف اُسے ایک میٹھے پانی کا گلاس پلاتا ہے اور پھر ایک کڑوے پانی کا اور اسی دوران کہتا ہے: ''انسانی زندگی اس تلخی سے بھی دوچار ہوسکتی ہے۔''

حلف:

اگر یہ نَو وارد میسنری نور کے حاصل کرنے پر مُصرّ رہے تو اسے رکوع کی حالت میں کر کے اُس کی کتابِ مقدّس (توارت، انجیل، قرآن) دکھلا کر چیف کہتا ہے کہ ''تو نے اندھیرے کمرے میں کافی وقت گزارا ہے۔ تنظیم تجھ سے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے عہد پر تیری کفالت کرتی ہے کیا اب بھی تو ہماری رکنیت حاصل کرنے پر مُصرّ ہے؟'' اگر نو وارد

ہاں میں جواب دے تو پوچھا جاتا ہے کہ تو اب کیا چاہتا ہے؟ ''میسنری نور'' کے مطالبہ پر چیف کہتا ہے کہ تجھے یہ نور عطا کیا جائے گا۔ اب تک اس کی آنکھوں پر کالی پٹی اور گلے میں رسّی موجود ہے۔ اس عہد و پیمان کے بعد اس کی آنکھوں سے پٹی اتاری جاتی ہے تو وہ دیکھتا ہے تیز دھار تلواریں اس کے دل اور منہ کی طرف تانی ہوتی ہیں۔ تب اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تلواریں بوقتِ ضرورت تیری حفاظت کے لیئے ہیں اور اگر تُو نے عہد شکنی کی تو یہ تیرے لیئے سامانِ اجل ہوں گی اور یہ رسّی جو تیرے گلے میں ہے یہ تیری عہد شکنی کا پتہ چلنے پر تیری پھانسی بن جائے گی۔ اب تُو ہمارا بھائی بن گیا ہے۔ تیرے حقوق و فرائض وہی ہیں جو دیگر بھائیوں کے ہیں۔ اب گویا یہ مبتدی ان کے لیئے پہلے درجے کا رکن بن گیا ہے۔ (الماسونیہ فی العراء، حقیقۃ الماسونیہ)

ترقی:

اس کے بعد اس میں صلاحیت اور بڑھتی کارگزاری کے اضافے کے پیش نظر آہستہ آہستہ اسے اوپر کے درجات میں ترقی دی جاتی ہے، وہ پہلے سے دوسرے، تیسرے حتیٰ کہ بیسویں درجے تک پہنچتا ہے۔ ہر درجے کے لیئے اسے نئے سرے سے عہد و پیمان اور وفاداری کا حلف اٹھانا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر زعبی نے ان کے درجات کے حلف ناموں کی مکمل تفصیل اپنی کتاب ''الماسونیہ فی العراء'' میں درج کی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ درجات میں ترقی دینے کے ساتھ عہد و پیمان میں زیادہ سے زیادہ کڑی شرائط رکھتے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں قسم کھاتا ہوں:

☆ تنظیم کے اسرار و رموز کو ہمیشہ مخفی رکھوں گا۔

☆ تنظیم کے مقاصد کو نافذ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا نہ کسی کے ڈر یا خوف سے پیچھے ہٹوں گا، چاہے میری جان ہی کیوں نہ جاتی رہے۔

☆ میں اعزّاء و اقارب کے تعلّقات اور نسبی، عصبی، رحمی اور قومی مفادات سے بالاتر ہو کر اپنا مشن جاری رکھوں گا۔

☆ میں اپنے ماں باپ، بہن بھائی، شریکِ حیات اور دوست واحباب سے تمام ناطے توڑ دوں گا تاکہ مشن کی راہ میں کوئی حائل نہ ہو سکے۔

ایجادات واختراعات:

جیسے مختلف علاقوں اور قوموں کی زبانیں الگ ہوتی ہیں اور ان کے لکھنے کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں۔ایسے ہی میسنر یوں کی بھی ایک الگ مستقل زبان ہے جسے وہ اپنے ہی انداز سے لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ جِدّت صرف الگ حروف کی ایجاد تک ہی محدود نہیں بلکہ اعداد وارقام سے بھی وہ حروف کا کام لیتے ہیں۔ ہر حرف کے بدلے ان کے ہاں ایک عدد ہے جو یوں ہے:

A	....	70	N	....	60
B	....	2	O	....	80
C	....	3	P	....	8
D	....	J2	Q	....	82
E	....	15	R	....	83
F	....	20	S	....	84
G	....	30	T	....	85
H	....	33	U	....	86
I	....	38	V	....	90
J	....	38	W	....	90
K	....	9	X	....	91
L	....	10	Y	....	94
M	....	40	Z	....	95

وہ جب کوئی لفظ یا جملہ لکھنا چاہیں تو چند عدد لکھ کر اپنا مطلب بیان کر لیتے ہیں۔ مثلاً لفظ میسن (MASON) لکھنا ہو تو وہ یہ ارقام لکھتے ہیں 40.70.84.80.60 ان کے مختلف درجات کے مختلف رموز واشارات ہیں جنہیں وہی جانتا ہے جو جس درجے میں ہو۔ اپنے سے اوپر والے درجے کے رموز واشارات نیچے والے کے علم میں نہیں ہوتے ہیں۔ ان کے ہر درجے کا لباس الگ الگ اور سینے پر لگانے والے بیجز الگ الگ ہوتے ہیں جو ان کے درجات کا گویا تعارف ہوتے ہیں مگر ان کا استعمال وہ اپنے مخصوص جلسوں کے سوا کہیں نہیں کرتے۔

ان کا کیلنڈر:

ایسے ہی ان کے ماہ وسال بھی اپنے مخصوص ہیں جو کچھ اس طرح ہیں:

میسنری مہینے	دن	موافق تاریخ میلادی عیسوی
نیسان 5843ھ	30	31 مارچ 1843ء
جیتار	29	30 اپریل
سیفان	30	29 مئی
تموز	29	28 جون
آب	30	29 جولائی
ایلول	29	27 اگست
تشرین	30	25 ستمبر
شیسفان	30	25 اکتوبر
تیسلیف	30	24 نومبر
ثوبات	29	24 دسمبر
ششیفات	30	22 جنوری 1844
آذار	29	21 فروری

(الماسونیۃ فی العراء، حقیقۃ الماسونیۃ، معجم الماسونیہ والماسونیین)

فری میسنری کا ظاہر:

اس تحریک کے جو ظاہری مبادیات ہیں وہ بڑے جاذب ودلکش ہیں جنہیں پڑھ سن کر انسان بآسانی دھوکہ کھا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ واقعی کوئی مذہبی اور اصلاحی قسم کی تنظیم ہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے، لہٰذا آیئے پہلے ان کے ظاہری اعلانوں کو دیکھیں اور پھر ان کے پس پردہ جو خفیہ نظریات ہیں ان کا جائزہ لیں گے۔

① ایمان باللہ تعالیٰ:

اس تنظیم کا دعوی اور اعلان یہ ہے کہ یہ اللہ پر ایمان رکھنے کی طرف دعوت دیتی ہے۔ اس بات کے ثبوت کے طور پر ان کی قدیم ترین کتاب ''قدیم وصیّتیں'' (Old Charges) جو 1734ء میں لکھی گئی اور داوٗد کاسلی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ برٹش میوزیم کے اناجیل سیکشن کے سٹور نمبر 17 شیلف A میں محفوظ ہے۔ اس کی وصیّتِ عام دیکھیں جو مختصراً یوں ہے:

''ہر بھائی پر اللہ، کنیسۂ مقدّسہ اور راہب و پادری کی محبت و احترام فرض ہے۔ ان تینوں کی اسی طرح حفاظت کرے جیسے اپنی جان کی کرتا ہے۔'' جب نَو وارد، ان کا رکن بنتا ہے تو سب سے پہلے اس کے ہاتھ میں اس وصیت کا نسخہ دیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے ان کے ہاں اللہ کی محبت و ایمان فرض ہے۔ ان کا جلسہ شروع ہو تو اس کا باقاعدہ آغاز خالقِ کائنات کا نام لے کر کرتے ہیں اور اسی نام سے جلسہ ختم کرتے ہیں۔

② احترام دین:

یہ تنظیم ہر تہوار ہر جلسہ و اجتماع اور تقریب میں اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم تمام ادیان کا احترام کرتے ہیں۔ ان کے تقدّس و احترام کے لیئے انہیں بلند مقام دیتے ہیں۔

جس جلسے میں کسی نَو وارد کورُکن کے طور پر قبول کیا جاتا ہے، اسی میں چیف اسے کہتا ہے کہ ہماری تنظیم میں ایسی کوئی چیز نہیں جو شرائع اور تعلیماتِ دین سے ٹکراتی ہو۔ ہم کسی ایسے شخص کو قبول نہیں کرتے جو دین و وطن کا محبّ و مخلص نہ ہو اور اللہ کے وجود کا اقرار نہ کرتا ہو۔
اس تحریک کے دستور میں مرقوم ہے: ''تم اپنے دین کا احترام کرو، اپنی کتاب کو مقدّس سمجھو حتّٰی کہ اپنے دین کے علاوہ دیگر ادیانِ عالَم کا بھی احترام کرو۔''

③ اخلاق:

اس تنظیم کا یہ بھی عام اعلان ہے کہ یہ ایک انسانی تنظیم ہے جو حُسنِ اخلاق کی دعوت دیتی ہے۔

④ ان کا شعار:

ان کا شعار (Moto) اتنا پیارا ہے جسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہی لوگ اصل خُدّامِ دین ہیں۔ ان کا موٹو یہ ہے: '' حُریّت، مساوات، اخوّت''
وہ پہلے جلسہ میں نَو وارد پر یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم داعئ اخلاق اور داعئ تقویٰ و فضیلت ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ فقر و فاقہ کے مارے ہوئے مصیبت زدہ لوگوں سے ہر ممکن تعاون کریں اور صدقہ و احسان سے کام لیں۔

⑤ سیاست سے گریز:

فری میسنری کا اعلانیہ دعویٰ ہے کہ ہم سیاست میں قطعاً حصہ نہیں لیتے بلکہ ہر جائز حاکم کے حکم کی تعمیل ضروری سمجھتے ہیں حتیٰ کہ عسکری و سیاسی حالات پر بحث و تکرار بھی ان کے ہاں سخت ممنوع کہی جاتی ہے۔

فری میسنری کا باطن:

گزشتہ چند اعلانات ایسے ہیں جو حقیقتاً دینی، اخلاقی اور انسانی اقدار کے حامل ہیں لیکن یہ صرف لوگوں کو پھانسنے کے لیئے محض ظاہری طور پر ہی ہیں۔ پس منظر میں ان کا نام ونشان نہیں بلکہ سراسران کا الٹ ہے۔ اندرونِ خانہ ان کے نظریات یہ ہیں:

① شیطان پر ایمان:

گزشتہ سطور میں ان کے ظاہری اور اعلانیہ مبادیات پڑھنے کے بعد یہ عنوان غیر متوقّع اور یہ بات نا قابلِ یقین لگتی ہے کہ وہ شیطان پر ایمان رکھتے ہوں مگر حقیقت یہی ہے جس کا منہ بولتا ثبوت ان کے وثائق ودستاویزات ہیں۔ جنرل البرٹ پائیک، جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، اس کا 14 جولائی 1889ء کا مکتوب، جو اس نے تحریک کی جنرل کونسلز کے رؤسا کو لکھا تھا، اس میں انہیں نصیحت کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے:

''ہم پر واجب ہے کہ ہم عوام کو یہی باور کرائیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ جبکہ ہم درجہ علیا کو پہنچے ہوئے لوگوں کو یہ فریضہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ان اوہام وخرافات کے پس پردہ اپنا شیطانی عقیدہ محفوظ رکھیں۔''

وہ مزید لکھتا ہے:

''ہاں شیطان ہی ہمارا معبودِ حقیقی ہے۔ لیکن افسوس! اڈونائے (Adonai) بھی ایسے ہی ہے...... اڈونائے لاطینی زبان کا لفظ ہے اس سے وہ معبودِ حقیقی اور خالق کائنات مراد لیتے ہیں...... حقیقی دین اور صاف فلسفہ یہی ہے کہ شیطان پر اڈونائے کے برابر ایمان لایا جائے لیکن شیطان معبودِ نور وخیر ہے جبکہ اڈونائے معبودِ ظلام وشرّ ہے۔''

نقل کفر، کفر نہ باشد، العیاذ باللہ

② ان کا معبودِ حقیقی: مادہ

ان کا حقیقی معبود کون ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں ایک فری میسنری پروفیسر عبدالحلیم الیاس خوری کی کتاب سے ملتا ہے۔ وہ ساری کائنات کو اپنے آپ پر قیاس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ایسا کوئی شخص باقی نہیں جو اللہ تعالی اور خلود ونفس پر ایمان رکھتا ہو سوائے دیوانوں اور احمقوں کے۔ اے قارئین کرام! میسنری ہو جاؤ یا اللہ تعالی پر ایمان رکھنے والوں میں رہو۔''

ایک اور جگہ وہ لکھتا ہے:

''حقیقی الٰہ و معبود صرف مادہ ہے۔'' (ماسونیہ ذا لک المجھول، ص43)

③ دین سے جنگ:

فری میسنری کے ارکان کا الحاد وارتداد، اللہ کا انکار، شیطان پر ایمان اور مادے کو معبود سمجھنا تو ان کے اپنے وثائق و دستاویزات سے معلوم ہو گیا۔ اِسی پر بس نہیں بلکہ تمام ادیانِ عالَم کے احترام کا دعویٰ کرنیوالوں کا ذاتی اور اندرونی رویّہ یہ ہے کہ وہ دین کے دشمن اور دین کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ان کے ایسٹرن فرینچ کے دستور میں پہلے ہی نمبر کے تحت لکھا ہے:

''فری میسنری کوئی دین نہیں ہے اور نہ ہی اس کے قانون میں شرائع دینیہ کا دخول اسے پسند ہے۔''

دوسرے نمبر کے تحت مرقوم ہے:

''وہ کسی ممبر کو شریعت کی اتّباع پر مجبور نہیں کرتے، وہ جو چاہے کرے، اسے دین کے سلسلہ میں یہ خود اختیاری حاصل ہے کہ دین میں سے کوئی پسندیدہ کام کرنا چاہے تو کرے یا سب کا سب چھوڑ دے۔''

1856ء میں فرانس میں ان کا ایک بلٹن نشر کیا گیا اس میں لکھا تھا:

''ہمارے اورادیان کے مابین جنگ بند نہیں ہوسکتی اور ہم اُس وقت تک دم نہیں لیں گے جب تک کہ تمام معابد وعبادت گاہوں کو بند نہیں کر دیا جاتا۔''

1923ء کے ایک بلٹن میں یہ نشر کیا گیا:

''اہلِ دین تمام دنیا پر تسلّط حاصل کرنا چاہتے ہیں، ہمیں تمام ادیان کے خلاف جنگ کرنے میں کوئی تردّد اور پس وپیش نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ دین ہی تو انسانیت کا حقیقی دشمن ہے''۔

1900ء میں بلغراد میں ہونے والی ان کی عالمی کانفرنس میں ایک مقرر نے یہ تک کہہ دیا:

''ہم اہلِ دین اور ان کے معابد وعبادت گاہوں پر فتح پالینے پر ہی اکتفاء نہیں کریں گے بلکہ ہماری اساسی غرض تو ان سب کے وجود کو نیست ونابود کرنا ہے۔''

④عدمِ اخلاق:

اپنے موٹو کے برعکس ان میں اخلاقی اقدار ناپید ہیں، نہ اراکین کو حرّیت وآزادی نصیب ہے نہ کالے، گورے اور مرد، عورت میں مساوات وبرابری، حتی کہ کالے رنگ والے کو وہ رکنیت ہی نہیں دیتے اور اخوّتِ میسنری ان کے اپنے لوگوں کے اندر باہمی حد تک ہی ہے۔

⑤عُریانیت وبے حیائی:

عُریانیت اور بے حیائی ان کے نزدیک ایک معمول ہے۔ کلبوں میں ننگے ڈانس کرنا اور سواحلِ سمندر پر ننگے نہانا ان کے ہاں باعث عار وشرم نہیں۔ اس سلسلہ کی مثال کے لیئے فرانسیسی میسنریوں کے سردار اور فرانس کے ایک وزیر اعظم لیون بلوم کی کتاب ''شادی'' (Marriage) جسے میسنریوں نے نشر کیا اور پھر اس کے کئی زبانوں میں ترجمے کیئے۔ اُسے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کی غلیظ ترین، فحش اور عریاں جنسی کتاب ہے۔ اس کا مؤلّف 1939ء-1946ء میں وزیر اعظم تھا۔ ان کے مابین باہمی اخوّت اس حد تک ہے کہ اپنے میسنری بھائی یا تحریک کی راہ میں دین، وطن، باپ، ماں، خاوند، بیوی یا اولاد،

چاہے کوئی بھی آ جائے وہ فوقیت صرف میسنری ساتھی اور تحریک کو ہی دیں گے۔

(تفصیلات کے لیئے دیکھیئے: ''حقیقۃ الماسونیۃ'' یہ ڈھائی سو بڑی تقطیع کے صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ''رابطہ عالم اسلامی'' مکہ مکرمہ نے شائع کی ہے)

فری میسنری اور ادیان:

فری میسنری کی پوری تاریخ، میسنری قائدین کے بیانات، ان کی دستاویزات اور رموز واشارات (Codewords) اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ یہ تحریک یہودی النسل ہے۔ اس کی ولادت ونشأۃ عہدِ موسی علیہ السلام میں ہوئی یا عہدِ مابعد میں، یہ یہودی فکر کی حامل اور یہودیوں کی خطرناک خفیہ سازش ہے۔

❶ فری میسنری اور یہودیّت:

اس بات کے درجنوں ثبوت حقیقت کو واشگاف کرتے ہیں کہ یہ تحریک یہودی فکر کی پرورده ہے۔ ان تمام دلائل و بیانات اور دستاویزات کا یہاں نقل کرنا ممکن نہیں، صرف یہ ذہن نشین رکھیں کہ شروع میں تمام ادیان اور اہلِ ادیان کے احترام وتکریم پر زور دینے والی 33 درجات پر مشتمل اس تحریک کے 18 ویں درجے میں جا کر انجیل اور قرآن غائب ہو جاتے ہیں اور ان کی اپنی مخصوص تعلیمات ہی رہ جاتی ہیں اور 33 ویں درجے کے بعد اُن کے چیف بوس اور اس درجے تک پہنچنے والے نئے رکن کے مابین جو مکالمہ دہرایا جاتا ہے وہ ہی ان کے عقائد و نظریات کی قلعی کھولنے کے لیئے کافی ہے۔ مکالمہ یوں شروع ہوتا ہے:

س: تو نے کس چیز پر قسم کھائی ہے؟

ج: تورات پر!

س: کیا اس کے علاوہ بھی تو کسی کتاب کو جانتا ہے؟

ج: ہاں! وہ قرآن اور انجیل ہیں۔ یہ ایمان سے خارج اور انسانیت سے نکلے ہوئے لوگوں کی

کتابیں ہیں اور میرا ایمان ہے کہ محمد (ﷺ) اور مسیح (علیہ السلام) ہمارے عقیدے کے سخت دشمن ہیں۔

س: کیا تو ان دونوں (انجیل وقرآن) پر ایمان رکھتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں! میں صرف تورات پر ایمان رکھتا ہوں، جو صحیح کتاب ہے اور موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی۔

س: دینِ اسلام اور دینِ مسیحی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟

ج: دینِ مسیحی کی تعلیمات تو تورات سے اخذ کی گئی ہیں اور دینِ اسلام کی تعلیمات تورات اور انجیل سے ماخوذ ہیں۔

س: کیا اصل، فرع سے افضل ہے؟

ج: بے شک اصل فرع سے افضل ہے۔

ہیکل میں موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی دو تصویریں یا مورتیاں رکھی ہوتی ہیں، اُن کی طرف اشارہ کر کے پوچھا جاتا ہے۔

س: یہ کون ہے؟

ج: یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہے۔

س: یہ کون ہے؟

ج: یہ ہارون (علیہ السلام) ہے۔

س: کیا تو ان کے علاوہ کسی پر ایمان رکھتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں!

س: تب تو ان دونوں کے علاوہ پر لعنت بھیج اور علاوہ وہ ہیں جو ان کے بعد آئے۔

ج: ہاں! میں دونوں (محمد و مسیح) پر لعنت بھیجتا ہوں اور بار بار لعنت بھیجتا ہوں۔

(العیاذ باللہ) اور موسیٰ وہارون علیہما السلام کے پاؤں چومتا ہوں۔

س: تیرا رب کون ہے؟

ج: میرا رب وہ ہے جو اسرائیل کا رب ہے اور اسرائیل کی تائید کرنے والا ہے۔

(حقیقۃ الماسونیہ، 42-45)

❷ فری میسنری ومسیحیّت:

مسیحیّت کے بارے میں اس تحریک کا موقف صرف اتنی سی بات سے ہی ٹپکا پڑتا ہے کہ فری میسنری کے نزدیک حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ایمان سے خارج لوگوں کے نبی اور مستحقِ لعنت ہیں اور ان کی تعلیمات باطل ہیں۔

ان کے اسی عقیدہ کی بناء پر بابوی کرسی کو اپنے اختیارات کا استعمال کرنا پڑا اور ۱۷۳۸ء میں بابائے دوازدہم کلیمنٹ (CLEMENT) [۱۷۳۰ء تا ۱۷۴۰ء] نے سرکاری حکم سے اس تحریک کے ساتھ میل جول اور نسبت کو حرام قرار دے دیا۔ اس بات کا اعلان ۲۸ اپریل ۱۷۳۸ء کو ہونے والی ایک بہت بڑی کانفرنس میں کیا گیا۔ ایسے ہی بعد میں آنے والے ہر بابا نے حکم نامے جاری کیئے اور فرانسیسی کارڈینال نے تو یہ تک کہہ دیا: ''فری میسن اور کیمونسٹ کے ساتھ بات تک کرنا ناممکن ہے کیونکہ شیطان کے ساتھ بات چیت کیسے ہو سکتی ہے''؟

بالآخر مسیحیّت اور فری میسنری کے مابین کشمکش شروع ہو گئی اور آخر کار مسیحیّت نے فری میسنری کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور بابا پولس ششم نے ۱۹۶۵ء میں گذشتہ سب باباؤں کے حکم نامے منسوخ قرار دے دیئے۔ وہ خود روٹری کلب اٹلی کے ممبران کے استقبال کیلئے کھڑا ہوا اور انہیں اپنی ''برکت'' سے نوازا۔

❸ فری میسنری اور اسلام:

اس تحریک کے نزدیک قرآن تورات کی ایک شاخ اور صاحبِ قرآن نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایمان وانسانیت کا دشمن ہے۔ ﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا﴾ آکسفورڈ یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر مستشرق مرجلیوتھ نے کہا ہے:
''اسلام بھی فری میسن جمعیت ہے اوراس کا تعارفی کوڈ السلام علیکم ہے''۔اس تحریک کا تاروپود بکھیرنے والے ڈاکٹر الزعبی کہتے ہیں کہ میں نے بنفسِ نفیس بیروت میں اس تحریک کے فرزندانِ بے پدر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن دراصل فری میسنری کی نیکیوں کا ثمر ہے جبکہ استادِ اعظم بحیرہ راہب نے محمد (ﷺ) کو یہ لکھوایا تھا۔

اس خطرناک اسلام دشمن تحریک کے ہاتھ عالمِ اسلام کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتے آرہے ہیں۔عرب واسلامی ممالک میں یہ اپنا مسموم اثر بڑھارہے ہیں۔الجزائر، مصراور شام میں ان کی محفلیں منعقد ہورہی ہیں۔ نائیجیریا میں تو کوئی قبیلہ ایسا نہیں ملتا جس کا سردارفری میسنری کا فرد نہ ہو۔یہی حال ملائیشیا، تھائلینڈ اور انڈونیشیا وغیرہ کا ہے،حتی کہ تاریخِ اسلام اور اسلامی تہذیب وثقافت کو مسخ کیا جارہا ہے۔اس تحریک کا ایک رکن جورجی زیدان کہتا ہے کہ بغداد، قصرِ غرناطہ، جامع احمد بن طولون (قاہرہ) فری میسنوں کی تعمیرات ہیں اوراسلام کے بطلِ عظیم سلطان صلاح الدین ایوبی کے متعلّق ہرزہ سرائی کرتا ہے کہ وہ بھی فری میسنری کا ممبر تھا۔

بلادِ اسلامیہ میں یہ تحریک دین وسیاست کو جداباور کرانے، الحاد وسیکولرازم کو تعلیم و ثقافت میں ملانے اورعورت کو دینی حدوداور شرف وتکریم کی چاردیواری سے نکال کر بے پردہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔اورحالات وتجربات شاہد ہیں کہ وہ کامیاب ہورہے بلکہ ہوچکے ہیں۔

ماضی میں انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا۔ترکی کے سلطان عبدالحمید (۱۸۴۲ء تا ۱۹۱۸ء) کوصہیونیوں کے متفق علیہ باپ ٹیوڈر ہرٹزل نے فلسطین کوغصب کرنے

کے لیئے یہودیوں کے تمام خزانے پیش کیئے مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ: ''اگر تم مجھے زمین وآسمان کے قلابے سونے سے بھر دو تب بھی میں آپ کی خواہش پوری نہیں کر سکتا اور نہ میں عثمانی سلاطین وخلفاء کی تاریخ کو روسیاہ ہونے دوں گا''۔ بالآخر ان لوگوں کی سازش سے ہی سلطان عبدالحمید ۱۹۰۹ء میں معزول ہوئے اور ان کی قید میں ہی وفات ہوئی۔ اور مصطفیٰ کمال پاشا کے ہاتھ حکومت آ گئی جس کی رگوں میں فری میسنری خون دوڑ رہا تھا۔

فری میسنری کے متعلق فتاویٰ:

شیخ علاّمہ رشید رضا مصری نے اپنے ماہنامہ المنار (ج ۱۴۔ ۱۹۱۱ء ص ۱۷۹ تا ۱۸۱) میں ان کے خلاف فتویٰ صادر فرمایا۔ اور حال ہی میں فقہ اکیڈمی (المجمع الفقہی) نے مکہ مکرمہ میں ۱۰ شعبان ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۵۔ جولائی ۱۹۷۸ء میں منعقد ہونے والے اپنے پہلے اجلاس میں اس تحریک کو اسلام دشمن اور اس سے نسبت رکھنے والوں کو کافر قرار دیا۔ اس اکیڈمی کے صدر: شیخ عبداللہ بن محمد بن حمید، نائب صدر: شیخ محمد علی الحرکان (جنرل سیکرٹری رابطۂ عالمِ اسلامی) اور ممبران میں عالمِ اسلام کے گنے چُنے فاضل شامل ہیں جن میں سے علاّمہ شیخ عبدالعزیز ابن باز بھی تھے۔ وَاللّٰهُ الْهَادِیُّ اِلیٰ سَوَاءِ السَّبِیْلِ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ الخبر وداعیہ متعاون
مراکزِ دعوت وارشاد، الدمام، الخبر، الظہران
(سعودی عرب)